Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (Jul-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

A Study of Prose Writing by Women in the Pre-Islamic Era

دور جاہلیت میں خواتین کی نثری نگارشات کا تحقیقی مطالعہ

Dr. Umair Rais Uddin

Assistant Professor, Sindh Madrasa-tul-Islam University, Karachi

OCRID: https://orcid.org/0000-0002-5361-3156

Email: umair.rais@smiu.edu.pk

Published:
September 30, 2023

Abstract

This study briefly sketches the contribution of women to prose writing in the pre-Islamic era. In this era, Arab women played a significant role in promoting Arabic prose and poetry. Women presented their writings in both fields, but unfortunately, not much attention has been paid to preserving the prose works of women. In this study, I presented various pieces of prose, such as commandments, messages, proverbs, preaches, and good talking and descriptions, which are clear evidence of their literary works in prose writing and give an accurate image of their lifestyle. By studying the prose writings of women, it is clear that they were free in their expression and thought. They were experts in eloquence, imagination, and sketching, creating new meaning and subtlety. Femininity, delicate feelings, subtle emotions, loyalty, chastity, and purity can be clearly seen in their

CC BY

thoughts and ideas. During that period, women produced significant works in the fields of poetry as well as prose. He succeeded in influencing and persuading his audience through political and social sermons, debates, and imparting wills (advices) full of high values and good morals to shape the personalities of his sons and daughters. This study has been evaluated using the method of description and analytics.

Keywords: Prose Writing, Women's Prose, Classical literature, Pre Islamic Era

تعارف:

کسی بھی زبان میں تبادلہ خیال کرنے کے لیے کلام کی سب سے پہلی وجود پذیر ہونے والی قسم نثر ہے۔ نثر کلام کی انتہائی سادہ، آسان اور ہر قسم کی زبانی قیود سے آزاد ہوتی ہے۔ یہ عام بول چال کی زبان ہے۔ جس کو ہر عام وخاص اپنے روزمرہ زندگی میں بآسانی استعمال کرتا ہے۔کلام کی دوسری قسم نظم ہے۔ نظم، نثر کی ضد ہے۔ سجع، قافیہ اور موزونیت نظم کا لازمی جز ہے۔نثر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں .پراگندہ یا بکھرا ہوا ہونا ، ادھر اُدھر کرنا، دانے یا پیچ بکھیرنا، محفلوں اور دعوتوں میں تقسیم کی جانے والی یا بکھیری جانے والی چیز، خلافِ نظم۔اصطلاح میں نثر سے مراد بلاوزن و قافیہ عمدہ کلام ہے۔عربی میں کہتے ہیں: **رآیتہ ینا ثر الدرر:** میں نے اُسے موتی بکھیرتے ہوئے دیکھا یعنی بہترین کلام کرتے ہوئے دیکھا۔(1) تحریری شکل میں سادہ زبان نثر ہے۔نثر کی بنیادی اساس ایک فقرہ یا جملہ ہوتا ہے اور ادیب اسی فقرے یا جملے ہی میں اپنی پوری توانائی ظاہر کرتا ہے۔ نثر کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔۱۔سادہ نثر: یہ عام طور پر بول چال کی زبان ہے۔جو عمدہ اورآسان فہم ہوتی ہے۔ ۲۔ فنی نثر: اس میں زبان کے قواعد، فصاحت وبلاغت کے اُصولوں کی پابندی لازم ہوتی ہے اور اس میں فنکارانہ اسلوب غالب رہتا ہے۔عصرِ جاہلیت میں شعر وشاعری کے ساتھ ساتھ ادبی نثر کا

CC BY

بھی واضح وجود ملتا ہے۔ طبعی قوت، ذہانت اور عجمیوں سے بہت کم اختلاط کے باعث عربوں کی نثر نہایت شُستہ، سادہ و سلیس اور سُلجھی ہوئی تھی۔ عربی تاریخ وادب کے مؤرخین نے نثر کی کثیر مقدار ہونے کے باوجود بھی کچھ اس طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ نثر کا وہ حصہ جو اپنی موزونیت و نفاست یا بلاغت او یجاز کی وجہ سے زبان زد عام ہو گیا وہ ہی تاریخ میں محفوظ ہو سکا ہے۔ جیسے ضرب الامثال، حکیمانہ مقولے وصیتیں، خطبے اور تقریریں، یا وصف نگاری وغیرہ۔

خواتین کے نثری فنون:

زمانہ جاہلیت میں عرب اپنے اعلیٰ اخلاق، بلند افکار و اقدار، فصاحتِ لسان اور بلاغتِ بیان کی وجہ سے دوسری اقوام سے ممتاز سمجھے جاتے تھے۔ عرب خواتین بھی ادبی میدان میں مردوں سے کسی لحاظ سے کم نہ تھی، وہ لطیف احساس کے ساتھ ادبی ذوق کو محظوظ کرتی تھیں۔ نظم و نثر دونوں میدان میں انہوں نے کمال حاصل کیا۔ البتہ نثری شہ پارے مجموعی طور پر شعر کے مقابلہ میں کمیاب ہیں۔ اسی لیے خواتین نثر نگاروں کی تعداد بھی کم ملتی ہے۔ خواتین کی نثری نگارشات کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اظہار رائے میں آزاد، فکر میں بے باک اور پُر تکلف تھیں۔ نئے معانی، باریک بینی، تخیل اور صورت گری میں ماہر تھیں۔ نسائیت، نازک احساسات، لطیف جذبات، وفاداری، عفت وپاکیزگی ان کے افکار وخیالات میں واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس دور میں خواتین نے شاعری کے ساتھ ساتھ نثری میدان میں بھی نمایاں تخلیقات پیش کیں۔ سیاسی وسماجی خطبات اور مناظروں ومباحثوں کے ذریعے اپنے سامعین کو متاثر اور قائل کرنے میں کامیاب رہیں، اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شخصیت سازی کے لیے اعلیٰ اقدار اور اچھے اخلاق سے بھرپور وصیتیں (نصیحتیں) پیش کیں۔ ہم یہاں خواتین کے نثری فنون کی چند مثالیں بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں:

وصیتیں (نصیحتیں):

وہ مختصر، فصیح و بلیغ کلام جو زندگی کے معاملات میں وسیع تجربے اور متنوع علوم اور ثقافتوں کے امتزاج کا نتیجہ ہوتا ہے۔ وصیتوں کا مقصد لوگوں کو بھلائیوں کی طرف مائل کرنا اور برائیوں سے متنفر کرنا

OPEN ACCESS CC BY

ہوتا ہے۔ وصیت معین موقع پر مخصوص لوگوں تک محدود ہوتی ہے۔شادی بیاہ، سفر اور مرنے والے کی لواحقین کو وصیتیں اس کی چند نمایاں صورتیں ہیں۔(2) قبل از اسلام خواتین نثر نگار نے وصیتوں کی صورت میں عربی ادب کو جامع اور مؤثر اسلوب عطا کیا ہے۔خواتین کی وصیتیں مختلف موضوعات پر مشتمل ہوتی تھیں جن میں سر فہرست سماجی وازدواجی مسائل موضوعِ بحث ہوتے۔ مثال کے طور پر ماں اپنی بیٹی کو اس کی ازدواجی زندگی کے لیے محبت اور شفقت سے بھری وصیتیں پیش کرتی جو اس کی زندگی کے تجربے کا نچوڑ اور خلاصہ ہوتا تھا،اس کی ایک مثال امامۃ بنت الحارث کی وہ وصیت ہے جو اس نے اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت کی:

"میری پیاری بیٹی ! اگر با ادب اور شائستہ ہونے کی وجہ سے کسی کو وصیت سے بالاتر سمجھا جاتا تو وہ تیری ہی ذات ہوتی، گر اس وصیت سے غفلت شعار کو تنبیہ ہوتی، اور ہوشیار کو مدد ملتی ہے۔ پھر اگر ماں باپ کی محبت اور ان کی دولت کے باعث کوئی عورت شوہر سے مستغنی ہو سکتی ہے تو وہ تم ہی ہو سکتی تھیں۔پیاری بیٹی ! جس ماحول میں تم نے جنم لیا تھا آج تم اس سے جدا ہو رہی ہو۔ اپنے جانے پہچانے گھر اور مانوس ساتھیوں کو چھوڑ کر تم ایک اجنبی گھر اور نا آشنا ساتھی کے پاس جا رہی ہو۔ میری دس نصیحتیں ہیں ان کو اپنے ساتھ لیتی جاؤ، یہ تمہارے لیے بہت کار آمد ثابت ہوں گی ۔ اپنے شوہر کے ساتھ صبر وشکر سے رہنا، خندہ پیشانی سے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں لگی رہنا۔اس کی نگاہوں کو سمجھنا اور ایسا موقع نہ دینا کہ اس کی آنکھیں تمہارے کسی عیب پر پڑ جائیں۔ اس کے کھانے کے اوقات معلوم کر لینا اور جب وہ سو رہا ہو تو خاموش رہنا، اس لیے کہ بھوک کی گرمی غصہ کو برانگیختہ کرتی ہے اور آرام میں خلل اندازی نفرت وعداوت کا سبب بن جاتی ہے۔ اگر وہ کبیدہ خاطر ہو تو اس کے سامنے خوشی کا اظہار نہ کرنا، اگر وہ خوش ہو تو تم رونے نہ بیٹھنا۔ اس لیے کہ اول الذکر عادت بد تمیزی ہے اور دوسری اس کی کوفت کا باعث. سب سے زیادہ اس کا ادب واحترام ملحوظ رکھنا، تو وہ بھی تمہاری انتہائی عزت کرے گا، اور یقین کر لو کہ تم کو حقیقی مسرت اسی وقت نصیب ہو سکے گی جب تم اپنی مرضی کو اس کی مرضی پر قربان کر دو، اور اپنی خواہش کو اس کی خواہش کے آگے جھکا دو، خواہ اس میں تمہارا بھلا ہو یا برا – خدا تمہارا بھلا کرے گا۔ (3)

OPEN ACCESS
CC BY

امامۃ بنت الحارث کی یہ وصیت ایک شفیق و مہربان ماں کی تصویر پیش کرتی ہے جو اپنی بیٹی کی دیکھ بھال، اس کی ازدواجی خوشی کے لیے اس کی فکر، اور اسے اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرنے اور گھر کے فرائض کی انجام دہی کی تلقین کر رہی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اس کی بیٹی کا تجربہ محدود ہے۔

اسی طرح ایک دیہاتی عورت اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتی ہے:

میرے پیارے بیٹے! بہتان تراشی سے بچو، کیونکہ اس سے دلوں میں رنجش و عداوت اور دوستوں میں جدائی ہوتی ہے۔ دوسروں کی عیب جوئی نہ کرو ورنہ تم نشانہ بنا لیے جاؤ گے، اور بہت ممکن ہے کہ تیروں کی بوچھاڑ سے نشانہ جمانہ رہ سکے، ورنہ لگاتار تیر لگنے سے وہ بودا اور کمزور تو ہو ہی جائے گا۔ خبردار: اپنے دین میں سخاوت اور مال میں بخل کبھی روانہ رکھنا۔ اگر کبھی تمہیں مدد یا احسان کی ضرورت ہو تو ایسے سخی کا در کھٹکھٹانا جو تمہاری درخواست پر نرم پڑ جائے، کمینہ کا در مت کھٹکھٹانا اس لیے کہ سخت پتھر میں سے پانی نہیں پھوٹتا۔ لوگوں کا جو کام تم کو پسند ہو اسی کو نمونہ بناؤ اور اس کے مطابق عمل پیرا ہو جاؤ۔ ان کے جو کام تمہیں برے لگیں ان سے بچتے رہو، اس لیے کہ آدمی کی نظر اپنی برائیوں پر نہیں پڑتی۔ جس کی دوستی میں بظاہر خندہ پیشانی ہو لیکن اس کے کاموں سے ظاہر کی مخالفت ہوتی ہو تو اس کا دوست بھی ہوا کی طرح اس سے رخ بدلتا رہے گا۔ انسانوں کے بدترین اخلاق بے وفائی اور دغابازی ہیں۔ اور جس میں تحمل کے ساتھ سخاوت بھی ہو تو گویا اس نے اپنی پوشاک نہایت خوبصورت بنالی۔[(4)]

اسی طرح ایک اور عرب خاتون اپنے بیٹی کو نصیحت کرتے ہوئے کہتی ہے:

پیارے بیٹے! جب آپ مال و دولت کی ریل پیل دیکھو تو اسے خرچ کرو، کیونکہ مال کا وہاں خرچ ہونا زیادہ بہتر ہے جہاں تم چاہتے ہو برعکس اس کہ جہاں تم نہیں چاہتے۔[(5)]

ایک عرب خاتون نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتی ہے:

اے میرے بیٹے اپنے رازوں کی حفاظت کیا کرو، اور چغل خوری سے بچو، کیونہ یہ محبت واُلفت کو ختم کر دیتی ہے اور رنجشوں کو بڑھاتی ہے۔[(6)]

ضرب الامثال:

CC BY

ضرب المثل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی "کہاوت" کے ہیں۔ وہ مختصر جملہ یا فقرہ جس کے ذریعے کسی کو مثال دی جائے ضرب الامثال کہلاتا ہے۔ یہ مختلف تجربات، مشاہدات اور حادثات کا خلاصہ اور نچوڑ ہوتی ہے۔ ضرب الامثال کا تعلق گزشتہ کسی واقعہ سے ہوتا ہے، لیکن بعد میں اس سے مشابہ مواقع پر یہی جملہ دہرادیا جاتا ہے جس کو سن کر پورا واقعہ ذہن میں آجاتا ہے اور تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔[7] دور جاہلیت کے عربی ادب میں ہمیں ضرب الامثال کا وافر مقدار میں ذخیرہ ملتا ہے جو اس کی تاریخی، سماجی اور اخلاقی اہمیت کو اُجاگر کرتی ہیں۔ نیز عربوں کی زندگی، رہن سہن کے طریقے، طبع ومزاج اور اُن کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کا بھی ادراک اس کے ذریعے ممکن ہوتا ہے۔ عربی مذہبی اور سماجی کہانیوں کی ابتداء میں اس نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مجمع الامثال میں ضرب المثل کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"کہاوت یا ضرب المثل ان تجربوں، مشاہدوں، نظائر، قیاسات اور خیالات کا خلاصہ ہوتے ہیں جو پہلے عمل میں آچکے ہیں اور جن کی بابت بہت کچھ کہا سنا گیا ہوتا ہے اس واسطے اسے کہاوت کہا جاتا ہے ضرب المثل کے معنی مثال مارنے یعنی مثال دینے کے بھی ہوتے ہیں"۔[8]

عرب خواتین نثر نگار کی ضرب الامثال:

1- رَمَتْنِي بِدَائِها وانْسَلَّتْ[9]

(مجھے اپنی بیماری دے کر بھاگ نکلی)

عرب میں یہ مثال اُن لوگوں کے لیے دی جاتی تھی جو اپنی غلطیاں دوسروں کے سر تھوپ دیتے تھے۔ یہ مثال سعد بن زید منات کی بیوی راہم بنت الخزرج کی بیویوں میں سے ایک کے بارے میں ہے، جس پر رھم نے اپنے عیبوں کا الزام لگا دیا تھا۔

2- تأْبَى لَهُ ذَلِكَ بَنَاتُ أَلْبُبِي[10].

(البی کی بیٹیاں ایسا کرنے روکتی ہیں)

OPEN ACCESS
CC BY

اس ضرب المثل کے پس منظر میں یہ واقعہ ہے کہ ایک شخص کی بوڑھی ماں تھی ۔ اس نے ایک عورت سے شادی کی، ایک دن اُس کی بیوی نے اپنے شوہر سے کہا: میں تمہارے ساتھ تب تک نہیں رہوں گی جب تک تم اپنی بوڑھی ماں کو ہم سے دور نہ کر دو۔ جب بات زیادہ بڑھ گئی تو اس نے ایک رات اپنی بوڑھی ماں کو اپنی گردن پر اُٹھایا اور اسے درندوں سے بھری وادی میں لے گیا اور اسے وہاں پھینک کر پیچھے ہٹ گیا۔ پھر اُس کے پاس سے ایک شخص گزرا تو وہ رو رہی تھی، تو اُس نے پوچھا: اے بوڑھی اماں آپ کیوں رو رہی ہو؟ اماں نے جواب دیا: میرا بیٹا مجھے یہاں پھینک کر چلا گیا، مجھے ڈر ہے کہ شیر اُس پر حملہ نہ کر دے، اُس شخص نے کہا: کیا آپ اُس کے لیے رو رہی ہو جس نے تمہارے ساتھ یہ سب کیا؟ کیا آپ اُس کے لیے بد دعا نہیں کرو گی؟ اماں نے جواب دیا: اُلبی کی بیٹیاں ایسا کرنے سے روکتی ہیں۔ بنات أُلبب سے مراد دل کی رگیں ہیں جن سے نرمی و شفقت پھوٹتی ہے۔

3- يا ويلي رآني ربيعه[11]

(اوہ شٹ ربیعہ نے مجھے دیکھ لیا)

یہ ضرب المثل اُس وقت دی جاتی ہے کہ جب کوئی شخص سامنے آنا بھی چاہتا ہو اور ڈرتا بھی ہو۔ اس کا پس منظر اس طرح ہے کہ ربیعہ نامی ایک آدمی عورت کے پاس سے گزرا تو اُس نے اسے دیکھا نہیں، لیکن اُس کی خواہش تھی کہ وہ اسے دیکھے اور اُس شخص کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ عورت خود اس کے سامنے آگئی ہے۔ اس عورت کی بات سن کر ربیعہ کی طرف متوجہ ہوا اور اسے دیکھ لیا۔

4- أَغَيْرَةً وَجُبْناً[12]

(کیا غیرت ہے یا بزدلی)

یہ مثال ایسے شخص کے لیے دی جاتی ہے جو دو برائیوں کو جمع کرتا ہو۔ یہ بات ایک عرب عورت نے اپنے شوہر پر طنز کرتے ہوئے کہی جب اُس کا شوہر دشمن سے لڑائی کے وقت اپنے گھر میں بیٹھا رہا اور جب اس کی بیوی نے بہادر جنگجوؤں کی تعریف کی تو اسے دیکھ کر اسے غصہ آگیا، تو تب اس کی بیوی نے کہا: کیا یہ غیرت ہے یا بزدلی!

OPEN ACCESS
CC BY

5- أَشْأَمُ مِنْ رَغِيفِ اَلْحوْلاءِ(13)

(مجھے حولاء کی روٹی سے بد شگونی ہے)

یہ بنو سعد بن زید منات بن تمیم قبیلہ کی ایک نانبائی خاتون تھی، اس لیے اس نے اپنے سر پر روٹیاں اُٹھائی ہوئیں تھی۔ راستے میں ایک شخص نے اس کے سر پر سے ایک روٹی لے لی تو اس نے کہا: خدا کی قسم تیرا کوئی حق نہیں اور تو نے مجھے کھانا نہیں دیا تو میری روٹی کیوں چھین لی؟

رہی بات جو تم نے کی، تم نے اس کے سوا کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا تھا کہ فلاں کو بدبخت تھا۔ ایک آدمی اس کے ساتھ تھا، اور لوگوں نے بغاوت کی، اور ان میں سے ایک ہزار لوگ مارے گئے۔ "تم نے جو کیا، اس سے تم صرف فلان کو راحت دینا چاہتے تھے، ایک آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا اُس نے قوم کو لڑائی پر اُبھارا اور اس میں ایک ہزار انسان مار دیئے گئے"۔

6- كلُّ فَتَاةٍ بأبِيْهَا مُعْجَبَةٌ(14)

(ہر لڑکی اپنے باپ کی تعریف کرتی ہے)

یہ مثال ایک مرد کے اپنے اہل وعیال اور قبیلے کے درمیان بڑائی کو بیان کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ یہ مثال العجفاء بنت علقمۃ السعدی کی طرف منسوب ہے کہ چار عورتیں چاندنی رات میں ایک روشن باغ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں تو سب نے بہترین مردوں اور عورتوں کے بارے میں اپنی اپنی رائے پیش کیں۔ یہاں تک کہ گفتگو کا اختتام اس مذکورہ بالا مثال پر ہوا۔

7- بيْتِي يبْخَلُ لاَ أَنَا (15)

(میرا گھر کنجوس ہے، میں نہیں)

یہ بات ایک عورت نے کہی جس سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو اس کے پاس نہیں تھی تو اسے کہا گیا: تم کنجوس ہو، اس نے کہا: میرا گھر کنجوس ہے، میں نہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

مناظرے ومباحثے:

مناظرہ یامباحثہ دو یادو سے زائد لوگوں کے درمیان ہوتا ہے جو دلیل کے ذریعے مخالف فریق کی بات کورد کرکے اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (16) مناظرے یامباحثے کے موضوعات مختلف ہوتے ہیں۔ان میں ادبی، سماجی، سیاسی، دینی اور ثقافتی موضوعات سرفہرست ہیں ۔ قبل از اسلام خواتین کے مناظروں میں سب سے نمایاں مناظرہ جمانہ بنت قیس کا وہ مناظرہ ہے جو اس نے اپنے دادا کے ساتھ زِرہ کے حق کے بارے میں کیا،جمانہ نے اپنے والد سے کہا: مجھے دادا سے بحث کرنے دیجیے، اگر آپ دونوں کے درمیان معاملہ طے پا گیا تو ٹھیک ہے ورنہ میں آپ کی رائے پر عمل کروں گی۔ تو اُس کے والد نے اسے اجازت دے دی، وہ اپنے دادا ربیع کے پاس آئی اور کہنے لگی: اگر قیس میرے والد ہیں تو اے ربیع، آپ میرے دادا ہیں، میرا ان پر سوائے حق والدین کے علاوہ کوئی حق نہیں، جس طرح آپ پر حق اولادِ واجب ہے۔ درست رائے احتیاط سے دی جاتی ہے، جو پر خلوص نصیحت پر مشتمل ہوتی ہے۔ آپ نے قیس کی زِرہ بکتر لے کر اس پر ظلم کیا ہے۔ اور اس کا بدلہ آپ کے لیے اُس کا برا ارادہ ہے۔، آپ اُس کے بُرے ارادے سے بچو، مخالف غالب ہوتا ہے، اور جو ظلم کی ابتداء کرے وہ بڑا ظالم ہے، قیس ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو دھمکیوں سے گھبرا جائے۔ دھمکیاں اس کو روک نہیں سکتیں، اس لیے اس کی مخالفت کی لالچ میں نہ آؤ۔ کیونکہ اس کی راہ مستقیم ہے، اور جنگ انسانوں کی تباہی کا باعث ہوتی ہے، جدید و قدیم مال و ثروت کو چھین لیتی ہے، امن ذہنوں کو سکون بخشتا ہے، انسانوں کو محفوظ رکھتا ہے، میں سچ کہتی ہوں کہ: میں ایک فیصلہ لے کر آئی ہوں جس کو سوائے ناسمجھ کہ کوئی رد نہیں کرے گا۔

CC BY

پھر جمانہ نے یہ شعر کہا:

میرے والد کو نہیں لگتا کہ وقت ان کی زِرہ چھوڑ دے گا
اور میرے دادا کو لگتا ہے کہ وہ میرے والد سے زِرہ لے لیں گے
اپنے مال کے بارے میں میرے والد کی سوچ کنجوس کی سوچ ہے
اور میرے دادا کی طبیعت ایک خوفزدہ اور متکبر کی طبیعت ہے[17]

جمانہ کے اس مباحثے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قبل از اسلام خواتین معاشرتی معاملات سے نابلد نہیں تھیں بلکہ وہ حق وسچ کے لیے اپنے قریبی رشتوں کے ساتھ کھڑی رہتیں، اُن کی توانا آواز بنتی، حقِ دفاع کے لیے مخالف فریق کو اپنے مؤقف سے آگاہ کرنے کے لیے اپنے کلام کو فصاحت وبلاغت کی جملہ اقسام کو استعمال کرتیں تھیں۔ جیسا کہ جمانہ کے مذکورہ مباحثہ سے اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مباحثہ ملاحظہ کیجیے۔

قبل از اسلام خس کی بیٹیاں جمعۃ اور ہند عکاظ کے بازار گئیں، جہاں القلمس کنانی کے پاس دونوں جمع ہوئیں جو فصاحت وبلاغت میں کمال رکھتا تھا ان دونوں کو دیکھ کر وہ جاننا چاہتا تھا کہ ان میں سے کون زیادہ فصیح اور ذہین ہے؟ تو اس نے ان دونوں سے کہا: میں تم دونوں سے کچھ سوال پوچھ رہا ہوں تا کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ تم میں سے کس کی زبان سب سے زیادہ آسان اور بیان واضح ہے۔ اور فصاحت وبلاغت میں پر کون عبور رکھتا ہے، انہوں نے کہا: ہاں پوچھیں آپ کو کیا لگتا ہے؟ آپ ہمیں عقلمند، ذہین، پختہ زبان اور واضح صفات والی پائیں گے۔ چنانچہ القلمس نے ان سے اونٹ، گھوڑے، بکری، بادل، عورت، مرد اور دیگر چیزوں کی مدح وذم سے متعلق مختلف سوال کیے، ان دونوں نے جس طرح ایک فصیح، باشعور، عقلمند اور تہذیب یافتہ خاتون کی طرح عورتوں اور مردوں کے بارے میں اپنی رائے دی وہ درج ذیل ہے:

القلمس نے پوچھا اے جمعہ تمہارے نزدیک پسندیدہ عورت کون ہے تو اُس نے کہا: مجھے نو عمر، گداز سفید جسم، کنواری، بلند قامت، نیک طبع، پیکرِ حسن وجمال، باحیاء وباپردہ، نرم وملائم جلد والی روشن سفید

OPEN ACCESS

گویاچاندی کی مانند عورت پسند ہے۔ القلمس نے کہا:اے ہند تم کیسے سنتی ہو؟اس نے کہا: اس نے ایک ایسی لونڈی کا وصف بیان کیاہے جس کو ایک نوجوان کی ضرورت ہو، جو اس کی خوشنودی کو لوٹ لے۔ مجھے اس کے علاوہ دوسری عورت پسند ہے۔ہند نے کہا: مجھے نازک مزاج، نازونخرے دکھانے والی دلکش،خوبصورت ،حسین وجمال عورت پسند ہے۔ القلمس نے کہا: تم دونوں خوش اخلاق ہو، اس نے پھر سوال پوچھا جمعہ بتاؤ تمھیں کون سی عورت زیادہ ناپسندیدہ ہے؟ اس نے کہا: مجھے ہر بے ہودہ، بدکردار، جاہل، غیرت مند، دنیاوی چیزوں کی حریص سے نفرت ہے، جو نہ خرچ کرتی ہے نہ رازدار ہے اورنہ ہی زندہ دل ہے۔ القلمس نے کہا، "ہند، تم کیسے سنتی ہو؟" اس نے کہا، "ایک عورت نے اپنے شوہر کو ایسی حالت میں بیان کیاہے جو اس کے لئے اچھا نہیں ہے، اس کے مال میں برکت نہیں ہے، اور نہ وہ مال وثروت کے ذرائع پیدا کرتا ہے۔ ہند نے کہا میرے نزدیک ناپسندیدہ عورت وہ ہے جو گھمنڈی، ضدی، موٹی بھدی، جونہ بچہ جن سکے، اور اگر وہ ڈانٹے تو کوئی ملامت نہ ہو، اوراگر اسے چھوڑ دیا جائے تو چیخنے چلانے لگ جائے۔ القلمس نے پھر مردوں کے بارے میں سوال کیا کہ جمعۃ تمھارے نزدیک پسندیدہ شخص کون ہے؟ توجمعۃ نے جواب دیا "میں آزاد، فصیح، نرم مزاج، بُردبار، معاف کرنے والا، ذہین ودانا، بہادر وباوقار خطیب کو پسند کرتی ہوں۔ القلمسنے کہا، "ہند، تم کیسے سنتی ہو اسکو؟" اس نے کہا:جمعۃ نے ایک ایسے شخص کی خوبی بیان کی ہے جو ایک شریف اور سخی آدمی ہے جو نیکی کے لیے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اورجو آپ کو حاضر وغائب میں سرور بخشتا ہے[(18)]۔

خطابات:

خطابت ایک قدیم فن ہے جو بنی نوع کی آمد سے شروع ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ ہر دور میں آگے بڑھتا اور ترقی کرتا رہا۔ تاریخ انسانی میں کوئی قوم یا گروہ سے اس سے بے بہرہ نہیں رہ سکی۔ خطابت میں جمہور کو مخاطب کیا جاتاہے۔ سمع وبصری دونوں طریقوں سے سامعین کو قائل کرنا اس فن کی بنیاد ہے۔ مختلف افکاروخیالات کو بلاغت وفصاحت کے سانچے میں ڈال کر لوگوں کو اپنا ہم نوا بنانا، دلائل سے اپنے مقابل کو ساکت کرنا، جنگوں اور اہم کاموں عوام کو اُبھارنا، باہمی صلح واصلاح، تفاخر ومنافرت اس کے اہم مقاصد تھے۔ عرب کیونکہ فطرتا بہادر، نڈر اور غیور وخوددار تھے۔وہ بچپن ہی سے بچوں میں خطابت کا شوق ومہارت

OPEN ACCESS
CC BY

پیدا کرتے۔ ہر قبیلہ کا ایک مقرر یا خطیب اور ایک شاعر ہوتا جو اس قبیلہ کی بھرپور نمائندگی اور ترجمانی کرتا، اور اس کی تقویت کا باعث بنتا۔ تقریروں میں وہ دل نشین اسلوب، سحر بیانی، سلیس عبارت، خوشنما الفاظ، صاف صاف باتیں، چھوٹے چھوٹے ہم وزن مسجع جملے اور زیادہ ضرب الامثال استعمال کرتے تھے۔ مضمون ذہن نشین کرانے اور ہر دلعزیز بنانے کے لیے تقریروں میں اختصار کو مد نظر رکھتے تھے۔ عربوں کے دستور کے مطابق مقرر اُونچی جگہ کھڑے ہو کر یا سواری پر بیٹھ کر تقریر کرتا، اثنا تقریر ہاتھ ہلانا، مناسب اشاروں سے مفہوم کو واضح کرنا، ہاتھ میں عصا یا نیزہ اور تلوار کا سہارا لینا یا ان سے اشارہ کرنا بھی اُن کے یہاں رائج تھا۔[19] خوش شکل، خوش طبع، خوش وضع، خوش بیان، خوش الحان، بہادر اور بے باک مقرر کو پسند کرتے تھے۔ قس بن ساعدة الأيادي، عمرو بن كلثوم التغلبي، اکثم بن صيفي، حارث بن عباد البكري عمرو بن معديكرب الزبيدي و دیگر دور جاہلیت میں نمایاں خطیب تھے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی اس فن میں ماہر تھیں۔ زبردست فصاحت و بلاغت اور جمالیاتی اسلوب ان کی خطابت کا نمایاں وصف تھا۔ جیسے ہند بنت الخس، طريفة الخير، سلمى الهمذانية، و دیگر، ہم اس مقالہ میں چند خواتین کے خطبوں کے نمونے پیش کریں گے۔

کاہنہ طریفہ نے سد مآرب کے بارے میں پیشن گوئی کرتے ہوئے کہا:

"روشنی اور اندھیرے، اور زمین اور آسمان کی قسم، درخت فنا ہو جائیں گے، اور پانی زمانہ قدیم کی طرح لوٹ جائے گا۔" عمرو نے کہا: آپ کو یہ کس نے بتایا؟ اس نے کہا: "مجھے میرے مددگاروں نے برسوں کی مشقت سے آگاہ کیا ہے جس میں بچہ باپ کو کاٹ دے گا۔" بادشاہ نے کہا: آپ کیا کہہ رہی ہو؟ اس نے کہا: "بڑے اضطراب کے ساتھ ندامت کی بات کر رہی ہوں، میں نے ایک کچھوے کو دیکھا، جو مٹی کو جھاڑ رہا تھا اور پیشاب کر رہا تھا، تو میں باغ میں داخل ہوئی، تو دیکھا درخت بغیر ہوا کے گنجان ہیں۔" عمرو نے کہا: اور تم نے وہاں کیا دیکھا؟ اس نے کہا: ایک ہوشیار، چالاک شخص، جو سنگین معاملات اور بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہے، اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ تیری تباہی ہو! اس نے کہا: "ہاں، اس میں تباہی ہے، تمہارے لیے کوئی قرار نہیں ہے۔ اور یہ تباہی طوفان لے کر آئے گا۔" عمرو نے اپنے بستر پر گر گیا اور کہا: طریفہ یہ سب کیا ہے؟ اس نے کہا: اس نے عظیم

CC BY

تقریر، طویل اُداسی ہے، اوروقت بہت کم ہے ا، اس نے کہا: وہ کون سی نشانی ہے جو تمہیں یاد ہے؟ اس نے کہا، "ڈیم پر جاؤ، اور اگر تم دیکھو کہ ایک چوہا اپنے ہاتھوں سے ڈیم میں گڑھا کھود رہا ہے، اور اپنے پاؤں سے ایک بڑے پتھر کو پلٹ رہا ہے، تو جان لو کہ یہ بہت پانی ۔ اور اگر ایسا ہوا جیسا آپ بتا رہی ہو تو پھر تم کیا نصیحت کر رہی ہو؟ طریفۃ نے کہا: "خدا کی طرف سے ایک وعدہ جو نازل ہوا ہے باطل ختم ہو جائے گا، اور ہمیں سخت عبرتناک سزا دی جائے گی۔ اے عمرو تمہارے بغیر یہ سزا ہو گی۔ چنانچہ عمرو اُس مقام پر گیا تو دیکھا کہ ایک چوہا اپنے پیروں سے ایک ایسی چٹان کو پلٹ رہا ہے جسے پچاس آدمی بھی مل کر اپنی جگہ سے پلٹ نہ سکیں۔ یہ دیکھ کر وہ واپس طریفہ کی طرف پلٹا اور اس نے اشعار میں طریفہ کی مذمت کی۔[20]

عفیرہ کاہنہ مرثد بن عبد الکلال کے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے کہتی ہے:

روایت ہے کہ مرثد بن عبد الکلال ان حملہ آوروں میں سے تھے جنہوں نے اس پر بہت زیادہ مال غنیمت لے کر حملہ کیا۔ عرب رہنماؤں، شاعروں اور خطیبوں نے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اس نے نوواردوں سے پردہ اٹھایا، انہیں دینے میں فراخدلی کی اور ان سے بہت خوش ہوا۔ جب وہ ایسا ہی تھا، وہ ایک دن سو گیا اور اس نے خواب میں ایک رویا دیکھا جس نے اسے خوفزدہ کر دیا، اسے خوفزدہ کر دیا اور جب وہ سو رہا تھا تو اسے گھبر ایا۔ جب وہ بیدار ہوا تو وہ اس کے بارے میں بھول گیا یہاں تک کہ اسے اس کے بارے میں کچھ یاد نہ رہا اور اس کے ساتھ اس کی پریشانی خود ہی ظاہر ہو گئی۔ پھر اس کی خوشی غم میں بدل گئی اور اس نے اپنے آپ کو وفود سے چھپا لیا یہاں تک کہ وہ اس کے بارے میں برا سوچنے لگے، پھر اس نے کاہنوں کو جمع کیا تو وہ ایک کاہن کے ساتھ اکیلا رہنے لگا، پھر اس نے اس سے کہا: مجھے بتاؤ میں کیا کرنا چاہتا ہوں؟ آپ کے بارے میں پوچھیں.

عفیراء نے کہا:

"مرثد ایک عظیم الشان شخص ہے۔ اس کو پادریوں اور کاہنوں نے ایک مخمصے کے لیے گھیرا ہوا ہے جس سے جنات دور ہیں۔ تو بادشاہ نے کہا اے عفیراء: کیا تم اس مخمصے کو جانتی ہو؟ اس نے کہا: "جی ہاں، اے بادشاہ، یہ ایک خواب ہے، یہ خوابِ پریشاں نہیں جس کی الجھن کی وجہ سے صحیح تعبیر نہیں ہو سکتی۔" بادشاہ نے

OPEN ACCESS

کہا: تم نے ٹھیک کہا عفیراء، تو یہ کیا خواب ہے؟ تو کاہنہ نے کہا: میں نے آندھیوں کو دیکھا ہے جس کے بگولے ایک دوسرے کا پیچھا کر رہے ہیں۔ اس میں ایک روشن شعلہ ہے، اور اس میں چمکدار دھواں ہے، اور اسے ایک بہتے ہوئے دریا نے روکا ہے، اور میں نے بلند آواز والی دعا سنی ہے جو آپ سن رہے ہیں۔ نگلنے والا اور ڈبونے والا پانی۔ بادشاہ نے کہا: ہاں، یہ میرا خواب۔ عفیراء تمہاری کیا تعبیر ہے؟ اس نے جواب دیا: "طوفان آندھیاں ہیں، اور بادشاہ سے مراد یمن کے بادشاہ ہیں، دریا ایک وسیع علم ہے۔ داعی شفاعت کرنے والا نبی ہے۔ غصہ کو پینے والا فرمانبردار ولی ہے اور پانی میں منہ ڈال کر پینے والا حریف دشمن ہے۔ بادشاہ نے کہا: اے عفیراء یہ نبی امن پسند ہوگا جنگجو؟ وہ خونریزی ختم کرنے والا ہے۔ اور وہ باندیوں کی گویائی کی طرح پاکباز خواتین کی زبان ہے۔ بادشاہ نے کہا: عفیراء یہ کس چیز کی دعوت دے رہا ہے؟ اس نے کہا: "نماز قائم کرنا، روزہ رکھنا، خاندانی تعلقات اُستوار کرنا، بتوں کو توڑنا، اور گناہوں سے بچنے کی طرف بلاتا ہے۔ اے عفیراء، اگر اُس کی قوم اُس کو چھوڑ دے تو کون اس کا ساتھ دے گا؟ اس نے کہا: یمن کے سادات وشرفاء اس کا ساتھ دیں گے، اور ان کی فال مبارک ہے۔ وہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں، غم ان پر چھا جاتا ہے، اور وہ اپنی فتح پر فخر کرتے ہیں چنانچہ بادشاہ نے اُس کے خطبہ کے دوران خود سے مشورہ کیا، کاہنہ بولی: اے بادشاہ کیا تم لعن کا انکار کرتے ہو، میرا پیرو غیرت مند ہے، اور میرے حکم کے لیے صابر ہے، میرا شوہر صبر کرنے والا ہے، اور میرا دلدادہ ڈٹا رہنے والا ہے۔ چنانچہ بادشاہ اُٹھا اور اپنے شاہی گھوڑے پر سوار ہوا اور عفیراء کو اعلیٰ قسم کے سو اونٹ دے کر روانہ ہوا۔(21)

خطوط:

وہ تحریری مکالمے جن کا تبادلہ دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے درمیان ہوتا ہے، اور وہ زبانی طور پر کسی قاصد کے ذریعے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ یہ لوگوں کے درمیان خیالات وہدایات پیش کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ احساسات وجذبات اور خیالات کو قلم کے ذریعے کاغذ پر اُتارنے اور انہیں دوسرے تک پہنچانے کا عمل خطوط نگاری کہلاتا ہے۔ عربی کا مقولہ ہے کہ خط آدھی ملاقات ہوا ہے۔ خط نگاری دراصل ترسیلِ خیالات

OPEN ACCESS

CC BY

واظہار کا بہترین وسیلہ ہے۔[22] ذہانت اور فصاحت و بلاغت کی حامل مغنیہ نے قابوس بن المنذر کو ایک خط بھیجا جس میں اس نے محبت اور خواہش کے جذبہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے، کہا:

جس نے کوئی ضابطہ بنایا، اُسے چاہیے کہ اُس کے فیصلے پر قناعت کرے۔ جو کوئی سوال کرے اُسے اپنی کوشش کے مطابق جواب سے مطمئن ہونا چاہیے۔ ہر عمل کا اجر ہے اور ہر کام کا بدلہ ہے۔ جو ظلم سے ابتداء کرے وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔ جو بھی کامیاب ہو سو اُس نے انصاف کیا۔ معاف کرنا عقل کے زیادہ قریب ہے۔ اور ملامت کرنے والے کے لیے یہ ناگوار نہیں۔ اور مکھن نکالنے میں دیر کرنے والا قصور وار نہیں۔ جب مصیبت ختم ہوتی ہے تو راحت ملتی ہے۔ ہر زخمی شخص اپنے زخم کی دوا کی خواہش کرتا ہے۔ ہر لالچی منتظر ہے۔ سب کچھ جلد آنے والا ہے۔ ہر خوشی کے ساتھ ایک خوشی ہوتی ہے۔ ہر برائی گندہے۔ اس کا جگر سخت ہو گیا اور اس کی نفرت سو گئی۔ موت خواہشات سے بہتر ہے۔ راحت و آرام کا پہلا سبب سکون ہے۔ جادو شاعری سے زیادہ طاقتور ہے۔ ہر عاشق کی دوا اس کا محبوب ہے۔ آج کے ساتھ کل جڑا ہوا ہے۔۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے "۔[23]

نتائج وسفارشات:

1. دورِ جاہلیت کے ادب کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ خواتین نے مختلف اصنافِ ادب میں اپنی نگارشات پیش کیں۔ جنہوں نے عرب سماج کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔
2. قبل از اسلام اشعار کی نسبت نثری سرمایہ کمیاب ہے۔ خواتین کے دستیاب نثری شہ پارے اُس دور میں خواتین کے ادبی ذوق و شوق اور مختلف ادبی، سماجی، ثقافتی، تجارتی اور گھریلو سرگرمیوں کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔
3. خواتین کا نثری ادب اپنی زبان، اسلوب، جمالیات، تخلیق، موسیقی، تشبیہ، استعار، مجاز، کنایہ و دیگر انواع کی وجہ سے فن و جمالیات کا بہترین امتزاج ہے۔
4. خواتین کی نثری نگارشات کا ایک اہم وصف سجع تھا جو عام طور پر کاہنات اپنے خطبات میں استعمال کرتی تھیں۔

CC BY

5. خواتین کے نثری متون عام طور اولاد کی تربیت اور اُن کو اعلیٰ اخلاقی اقدار سے آراستہ کرنے پر زور دیتے ہیں۔
6. دورِ جاہلیت میں خواتین کا ادبی مقام اور اُن کی خدمات ایک اہم موضوع ہے جس پر اُردو زبان میں تحقیق و تدوین کی ضرورت ہے۔ تا کہ دورِ جاہلیت میں خواتین کے علمی وادبی مقام کا صحیح طور پر تعین کیا جا سکے۔
7. جامعات کی سطح پر شعبہ ترجمہ و تالیف کے تحت عربی ادبی سرمایہ کو اُردو زبان میں منتقل کرنے کے لیے حوصلہ افزا کوششیں کرنی چاہیں۔

مراجع وحواشی:

---

[1]- کیرانوی،مولانا وحید الزمان قاسمی،القاموس الوحید،(کراچی،ادارہ اسلامیات،اشاعت اول جون 2001ء)،صفحہ نمبر: 1609

[2]-زیات،استاذ احمد،مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی،تاریخ ادب عربی،(فیروزپور روڈ لاہور شیخ غلام علی سنز)،صفحہ نمبر: 64

[3]-زیات،استاذ احمد،مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی،تاریخ ادب عربی،(فیروزپور روڈ لاہور شیخ غلام علی سنز)،صفحہ نمبر: 72

-[4]زیات،استاذ احمد،مترجم عبدالرحمن طاہر سورتی،تاریخ ادب عربی،(فیروزپور روڈ لاہور شیخ غلام علی سنز)،صفحہ نمبر: 73

[5]- حمد،محمد بن الحسن بن محمد بن علی،التذکرة الحمدونية،(بیروت،دار صادر)،جلد 2،ص: 268(https://themar.ahlamontada.net/t9504-topic)

[6]-خلف،وائل حافظ، وصايا الآباء للأبناء،(اسكندرية، دار ابن القيم)، ص: 08

[7]-رضوی،ڈاکٹر خورشید،عربی ادب قبل از اسلام،(لاہور،ادارہ اسلامیات: 2010)جلد: 1،ص: 162-163

[8]- محمد مہدی،وصف شیخ،مرتبہ ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال،مجمع الامثال،(حیدر آباد،عثمانیہ یونیورسٹی،جنوری ۱۹۹۹)،ص: ۵

[9]-الميدانی، ابو الفضل احمد بن محمد بن ابراہیم، (بیروت، دارالمعرفة)، جلد :1،ص:286

[10]- الميدانی، ابو الفضل احمد بن محمد بن ابراہیم، (بیروت، دارالمعرفة)، جلد :1،ص:١٣٣

[11]- الميدانی، ابو الفضل احمد بن محمد بن ابراہیم، (بیروت، دارالمعرفة)، جلد :٢،ص:119

[12]- الميدانی، ابو الفضل احمد بن محمد بن ابراہیم، (بیروت، دارالمعرفة)، جلد :٢،ص:58

[13]- الميدانی، ابو الفضل احمد بن محمد بن ابراہیم، (بیروت، دارالمعرفة)، جلد :١،ص:382

[14]- الميدانی، ابو الفضل احمد بن محمد بن ابراہیم، (بیروت، دارالمعرفة)، جلد :٢،ص:١٣٣

[15]- الميدانی، ابو الفضل احمد بن محمد بن ابراہیم، (بیروت، دارالمعرفة)، جلد :١،ص:٩٢

OPEN ACCESS
CC BY

[16]-https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-munaazara?lang=ur

[17]-صفوت احمد زکی، جمهرة خطب العرب في عصور العربية الزاهرة، (بیروت، المكتبة العلمية)، جلد:1، ص:141

[18]- ابن طیفور، ابو الفضل احمد بن ابی طاهر، بلاغات النساء،(القاہرة، مطبعة مدرسة والدة عباس الأول،1324ھ-1908م)، ص: 60-61

[19]- ندوی،عبدالحلیم،عربی ادب کی تاریخ،(نئی دہلی،ترقی اُردو بیورو)، جلد:1 صفحه نمبر:86-87

[20]- صفوت احمد زکی، جمهرة خطب العرب في عصور العربية الزاهرة، (بیروت، المكتبة العلمية)، جلد:1، ص:105

[21]- صفوت احمد زکی، جمهرة خطب العرب في عصور العربية الزاهرة، (بیروت، المكتبة العلمية)، جلد:1، ص:115-116

[22]-احمد، ڈاکٹر بیگم نیلوفر،اُردو میں ادبی خط نگاری کی روایت اور غالب،(نئی دہلی-موڈرن پبلشنگ ہاؤس،2007ء)، ص:13

[23]- الرافعی، مصطفی صادق، اوراق الورد، رسائلها ورسائله، (دمشق، دارالكتاب العربي، 1402 - 1982)، ص:13-14

OPEN ACCESS

CC BY